دہشت گرد کون......؟

بشریٰ اعجاز

جماعت الدعوۃ پر سلامتی کونسل کی جانب سے لگائی جانے والی پابندی، بظاہر ممبئی دھماکوں کا شاخسانہ معلوم ہوتی ہے مگر ہے درحقیقت یہ بھی وار آن ٹیرر کا ہی حصہ ہے! پاکستان سے چالیس عدد مطلوب ملزمان مانگنے والے ''فراخدل'' بھارتی وزیر خارجہ کا مطالبہ بھی دراصل ڈومور کا ہی ہے، صرف اس کی ظاہری ساخت تبدیل ہوئی ہے جس کو سمجھنا ضروری ہے۔ خصوصاً ان حالات میں جب ہمارے قبائلی علاقوں پر امریکی ڈرون مسلسل ''مہربانیاں'' فرمارہے ہیں اور ہمارے پیارے ہمسائے کے ساتھ مل کر ہمارا وار آن ٹیرر کا دیرینہ ساتھی امریکہ ہمیں بھارتی ڈومور کی آنکھیں دکھارہا ہے اور یہ جاننے کی مطلق کوشش نہیں کررہا کہ ممبئی دھماکوں کے بعد بھارت اگر حالت جنگ میں ہے تو پچھلے سات برسوں سے وار آن ٹیرر کی بھٹی میں سلگتا پاکستان بھی حالت امن میں نہیں ہے؟

پاکستان کے حساس علاقوں میں چھڑی ہوئی یہ غیر اعلانیہ جنگ جس میں بھارت کا کردار ڈھکا چھپا نہیں آگے چل کر کیا گل کھلانے والی ہے۔ اس کا اندازہ بھارت امریکہ گٹھ جوڑ سے لگایا جاسکتا ہے جس کا مشترکہ مطالبہ ڈومور ہے اور جس کے نتائج آج پاکستان کے چپے چپے پر بکھرے نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کو دہشت گردی کا مرکز قرار دینے والے منموہن سنگھ کو ممبئی دھماکوں کے ضمن میں اپنی ناک کا بال، بال ٹھاکرے بھی نظر نہیں آیا اور وہ دہشت گرد تنظیمیں بھی جنہیں ہم ودشوا ہندو پریشد، بجرنگ دل، آر ایس ایس ارناگالینڈ اور آسام کے عسکری گروپوں کی پہچان سے یاد کرتے ہیں۔ بھارت جو اپنے دستور کے مطابق دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اس نے پاکستان پر ہمیشہ مذہبی اور بنیاد پرست ریاست کا الزام لگایا ہے جس میں اقلیتوں کے ساتھ امتیازی اور غیر منصفانہ سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اسی بنیاد پر اکثر بھارتی دانشور حلقوں میں یہ بات دہرائی جاتی رہی ہے کہ کشمیر کا بھارت کے ساتھ رہنا اس لیے بھی بہتر ہے کہ پاکستان کے برعکس بھارت ایک آزاد خیال ریاست ہے جہاں بنیاد پرستی یا مذہبی اور نسلی امتیاز ار انتہا پسندی بالکل بھی نہیں مگر کشمیریوں کے حق خودارادیت کو غصب کرنے اور ان پر مسلح جارحیت مسلط کرنے، بابری مسجد کا انہدام اور رام مندر کی تعمیر کا اعلان، عیسائی پادریوں کے قتل، گرجا گھروں پر حملے اور ان کو نذر آتش کرنے کے ساتھ ساتھ سانحہ گجرات اور اس کے ذمہ دار نریندر جیسے انتہا موذی کا گجرات سے دوبارہ منتخب ہونا جیسے واقعات بھارت کے حقیقی چہرے اور خال وخد کو ظاہر کرنے میں کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ بغیر کسی ثبوت اور ٹھوس شواہد کے پاکستان کو ممبئی دھماکوں کا ذمہ دار قرار دے کر اس پر یکطرفہ کاروائی کا اعلان کرنے والے سیکولر بھارت کا حقیقی چہرہ

دیکھنے کے لئے علنی تنیجا کے مضمون سے چند اقتباسات پیش کرنا چاہتی ہوں تا کہ پڑھنے والوں کو معلوم ہو دہشت گردی اور تنگ نظر کا مرکز کون ہے۔ پاکستان یا ہندوستان!'' وہاں کی وزارت تعلیم کے سیکرٹری نے حال ہی میں ایک رسالے میں لکھا ہے''ہندوازم سب سے اعلیٰ مذہب ہے اور آج بھارت میں سارے مسائل ان لوگوں کے پیدا کردہ ہیں جن کی مذہبی کتابیں ایک ہیں''۔20ہزار سے زیادہ وِدیا بھارتی اسکول اور شیشو مندر ایسے ہیں کہ جن کا مقصد ہی اقلیتوں کے خلاف منافرت پھیلانا ہے۔''تاریخ میں ہندوستان کا قدیمی سنہرا دور ہندو راجاؤں کا تھا جب ہندوستان نے بہت زیادہ ترقی کی تھی۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد ہر طرف اندھیرا چھا گیا، بربریت کا راج ہو گیا، مغل بادشاہ ایسے ظالم تانا شاہ تھے جنہوں نے ہندوستانی قومیت کو بالکل برباد کر دیا۔ ہیڈ گیوار، گولوالکر اور ساورکر آزادی کے عظیم رہنما تھے اور پورا مسلم فرقہ اس ملک کا دشمن اور ملک کی تقسیم کا ذمہ دار ہے۔ ہندوازم قومیت کا متبادل ہے۔ اردو ایک باہر کی زبان ہے۔'' ان کوششوں کا نتیجہ دراصل بچوں میں اکھنڈ بھارت کے نام سے تنگ نظری پیدا کرنا ہے۔ پاکستان، سری لنکا، نیپال اور میانمار کو ہندوستان کا حصہ دکھایا گیا ہے۔ آر ایس ایس کے رہنما گولوالکر کے مطابق ''ہندوستان میں غیر ہندو لوگوں کو لازماً ہندو کلچر اور زبان کو اپنانا پڑے گا اور ہندو مذہب کی تکریم کرنی پڑے گی، ان کے ذہن میں کوئی اور خیال نہ آنے پائے، سوائے اس کے کہ وہ ہندو نسل اور کلچر پر فخر کریں، انہیں اس ملک اور اس کی قدیم روایت کو نہ صرف برداشت کرنا پڑے گا بلکہ اس کے لئے اپنے اندر محبت اور عقیدت بھی پیدا کرنی پڑے گی اور خود کو''ہندوتوا'' کے تحت کرنا پڑے گا، ورنہ انہیں کسی قسم کی رعایت دی جائے گی اور نہ شہری حقوق'' اگر یہ کھلی تنگ نظری اور دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے؟ مگر اس کے باوجود بھارت ہے کہ ممبئی دھماکوں کی آڑ میں اپنی بہترین سفارت کاری اور پاکستان کے خلاف روایتی پروپیگنڈے کے زور پر عالمی رائے عامہ اپنے حق میں ہموار کر کے، پاکستان کو دہشت گردی کا مرکز ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ امریکہ جو پاکستان کے موجودہ مسائل کا ذمہ دار ہے وہ بھارت کی آواز میں آواز ملا رہا ہے اور سلامتی کونسل اس کے فرنٹ مین کا کردار ادا کر رہی ہے پاکستان اپنے موقف (اگر کوئی ہے) میں یک وتنہا کھڑا نظر آتا ہے۔ اس کی ایسی فلاحی تنظیموں پر پابندی لگ چکی ہے جن کی جڑیں خدمت کے حوالے سے عوام الناس میں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں جب کہ بال ٹھاکرے کی جماعت شوسینا سمیت ساری ہندو انتہا پسند تنظیمیں کھلے عام دندناتی پھر رہی ہیں۔ بھارت نے دہشت گردی کے ضمن میں ان کا نام تک لینا پسند نہیں کیا اور اپنی ساری توجہ پاکستان اور اس کے داخلی امور پر صرف کر رکھی ہے۔

جبکہ پاکستان پر امریکہ کا بڑھتا ہوا دباؤ اور نگرو پونٹے، مائیک مولن اور مس رائس کے ڈو مور کے تقاضے اس کے جاسوس طیاروں کے قبائلی علاقوں پر مسلسل حملے، آنے والے دنوں کی جو تصویر پینٹ کر رہے ہیں وہ اب کسے نظر نہیں آرہی مگر اس کے باوجود''ہاشمی'' ہے کہ ناموس دین مصطفیٰ بیچنے پر ہی مصر ہے اور بازی تثلیث کے فرزند لئے چلے جاتے ہیں، بھارت جو پہلے خاموش تماشائی تھا ممبئی حملوں کے ڈرامے کے بعد اب پاکستان مخالفت میں بڑھ چڑھ کر اپنا

کردار ادا کر رہا ہے حالانکہ تقسیم پاکستان سے لے کر سقوط ڈھاکہ اور کارگل سے لے کر سیاچن تک اس نے پاکستان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے وہ کھلی دہشت گردی اور تنگ نظری سے کم نہیں، مگر اس کے باوجود ہمیشہ مظلومیت کا دعویٰ کرنے والا بھارت اس وقت پاکستان کے خلاف جس خطرناک کھیل کا آغاز کر چکا ہے اس میں پاکستان کا دوست امریکہ اس کے ساتھ کھڑا نظر آتا ہے اور یہی وہ گھمبیر صورت حال ہے جس کو سمجھنا اس وقت ہمارے لیے از حد ضروری ہے۔ پاکستان کو دنیا کا خطرناک ملک قرار دینے والے مغربی پروپیگنڈے میں بھارت کا بڑھ چڑھ کر شامل ہونا جس خوفناک سازش کا حصہ معلوم ہوتا ہے یہ اس کی شروعات ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں ممبئی دھماکے نہ صرف مسئلہ کشمیر کو نئے سرے سے ٹالنے اور لپیٹنے کا باعث ثابت ہوئے ہیں بلکہ ان کے ذریعے اکھنڈ بھارت کے پرانے خواب کی تعبیر کو بھی بھارت ممکن بنانے پر تلا ہوا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے حکمران اپنے معذرت خواہانہ رویے میں کس حد تک مثبت تبدیلی لاتے ہیں۔ ☆☆......☆☆

وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی سے ملاقات اور دارالعلوم دیوبند کے بارے اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب کے ریمارکس پر احتجاج

وزیر خارجہ مخدوم شاہ محمود قریشی نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند کے بارے میں اقوام متحدہ میں پاکستانی مندوب عبداللہ حسین ہارون کے مبینہ ریمارکس حکومت پاکستان کی پالیسی کا حصہ نہیں ہیں۔ ان کے بارے میں انکوائری کی جارہی ہے اور اگر ضرورت پڑی تو کاروائی بھی کی جائے گی۔

انہوں نے یہ بات گزشتہ روز وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سیکریٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری سے ملاقات کے دوران کہی۔ ''وفاق'' کے ناظم اعلیٰ نے وزیر خارجہ سے اس بات پر احتجاج کیا کہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب عبداللہ حسین ہارون نے مبینہ طور پر اقوام متحدہ میں ''دارالعلوم دیوبند'' کے بارے میں کہا کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں دہشت گردی کے لئے لوگوں کو درالعلوم کی طرف سے اکسایا جارہا ہے جس پر بھارتی حکومت نے بھی احتجاج کیا اور بھارتی حکومت کی طرف سے کہا گیا ہے کہ درالعلوم دیوبند بھارت کا ایک قابل احترام اور ذمہ دار ادارہ جس کے بارے میں پاکستان مندوب کے یہ ریمارکس قابل اعتراض ہیں۔

مولانا محمد حنیف جالندھری نے وزیر خارجہ سے کہا کہ پاکستانی مندوب کے ان ریمارکس سے نہ صرف بھارت بلکہ پاکستان، بنگلہ دیش اور دنیائے اسلام کے کروڑوں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور یہ عالم اسلام کے ایک عظیم علمی اور دینی ادرے کی توہین ہے جس پر فوری نوٹس لینے کی ضرورت ہے۔ وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا کہ اگر پاکستانی مندوب نے یہ مبینہ ریمارکس دیئے ہیں تو یہ حکومت پاکستان کی پالیسی کا حصہ نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں اس قسم کی کوئی ہدایات دی گئی ہیں۔ ہم دارالعلوم دیوبند کو مسلمانِ جنوبی ایشیا کا ایک ذمہ دار تعلیمی ادارہ سمجھتے ہیں اور اس کی دینی، ملی خدمات کے معترف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کی انکوائری کی جارہی ہے اور اگر تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ پاکستانی مندوب نے ''دارالعلوم دیوبند'' کے بارے میں اس قسم کے توہین آمیز ریمارکس دیئے ہیں، تو ان کے خلاف کاروائی کی جائے گی۔

مولانا محمد حنیف جالندھری نے اس موقع پر کہا کہ جنوبی ایشیاء میں اسلام کی دعوت وتبلیغ تعلیم وتربیت اور مسلمانوں کے عقیدہ وثقافت کے تحفظ کے لئے دارالعلوم دیوبند کی خدمات تاریخ کا ایک روشن باب ہیں اور جنوبی ایشیاء کے کروڑوں مسلمانوں نے اس عظیم ادارے سے علمی ودینی فیض حاصل کیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے ہمیشہ صلح وآشتی اور امن وسلامتی کا درس دیا ہے اور اس کا دہشت گردی کے ساتھ تعلق جوڑنا تاریخی اور زمینی حقائق کے منافی ہے۔ (۲۰۰۸/۱۲/۱۴)